بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ ‑ ٹیلیگرافک ایڈریس: الفضل قادیان

تار کا پتہ: الفضل قادیان ‑ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۱

الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ‑ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۶ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۶ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۱۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ ہجرت ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق صبح نو بجے کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو ابھی حرارت ہو جاتی ہے احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

افسوس پرسوں مولوی نعمت اللہ صاحب کارکن بکڈپو تالیف و اشاعت وفات پا گئے۔ بعد نماز عصر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں ۔۔۔ کل بعد نماز عصر مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر کی دو لڑکیوں کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس موقعہ پر دعا کے لئے اختر صاحب نے بہت سے اصحاب کو مدعو کیا۔ اور برانبوہ سکیت کافی مجمع ہو گیا حضرت مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مولوی شیر علی صاحب

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک اہم الہام ۔۔۔ اور ۔۔۔ ایک خوشکن نظارہ

فرمودہ ۱۱ مئی ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

بہت ہی اہم الہام

فرمایا:۔ اترسوں جس دن ہم ڈلہوزی پہنچے ہیں۔ مجھے ایک الہام ہوا۔ جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں۔ وہ بہت ہی اہم ہے۔ اور اپنی طرز میں بھی نرالا ہے۔ اُس الہام کے الفاظ قریباً یہ تھے۔ قریباً کا لفظ میں نے اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ بعض الفاظ کے متعلق مجھے شبہ ہے۔ کہ ان کی قرأت اِس رنگ میں ہے یا اُس رنگ میں۔ بہرحال الہام کا اکثر حصہ اس رنگ میں یاد ہے کہ **انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال** اور **فتنۃ الدجال** کی دوسری قرأت **فتنۃ الشیطان** بھی آتی ہے یعنی اس کی ایک قرأت تو یہ ہے کہ لتدمیر فتنۃ الدجال۔ اور دوسری قرأت یہ ہے۔ کہ لتدمیر فتنۃ الشیطان اس الہام کے ساتھ ہی القاء ہوا۔ کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ سے مراد سورۂ فاتحہ کا صرف وہ نزول نہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہوا۔ بلکہ اس میں سورۂ فاتحہ کا وہ نزول بھی شامل ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور ان کے ذریعہ بعد میں بعض دوسرے افراد پر ہوا۔ جیسے مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے سورۂ فاتحہ کی تفسیر سکھائی گئی ہے۔ پس مجھے القاء یہ ہوا۔ کہ سورۂ فاتحہ کے معارف کا یہ نزول بھی اسی میں شامل ہے۔ مگر یہ حصہ الہام کا نہیں۔ بلکہ الہام کے ساتھ ہی مجھے جو القاء ہوا اُس کا یہ حصہ ہے۔ اِسی طرح القاء کے طور پر یہ بھی بتایا گیا کہ اس الہام کی دو قرأتیں ہیں۔ یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ کہ انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الشیطان جاگنے پر مجھے خیال آیا کہ سورۂ فاتحہ کا وہ نزول جو شیطانی فتنہ کے استیصال کے لئے ہوا۔ اس سے مراد وہ سورۂ فاتحہ ہے۔ جو قرآن کریم میں نازل ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں جو سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ہے۔ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ سے لے کر قیامت تک ہے۔ اور وہ تمام حملے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت سے لے کر اب تک ہوئے یا قیامت تک ہوتے چلے جائیں گے وہ شیطانی فتنہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس قرآن کریم میں جو سورۃ نازل ہوئی ہے۔ وہ حاوی ہے۔ ان تمام شیطانی حملوں کے دفاع پر جو قیامت تک اسلام پر ہوتے رہیں گے۔ لیکن سورۂ فاتحہ کا نزول جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوا۔ یا آپ کے بعد مجھے اُس کا علم دیا گیا۔ اور سورۂ فاتحہ سے کئی قسم کے علوم سکھائے گئے۔ وہ دجالی فتنہ کے زمانہ کے لئے مخصوص ہے پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے لحاظ سے اس الہام کی قرأت ہے۔ **انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الشیطان** اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ اور دجالی فتنوں کی تباہی کے لحاظ سے اس کی قرأت ہے **انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال**۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سورۃ فاتحہ کا جو نزول ہوا۔ وہ صرف دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کے لئے ہے لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورۃ فاتحہ کا نزول شیطانی فتنہ کے استیصال کے لئے ہے۔ جس کا اثر دجالی فتنہ سے بہت زیادہ وسیع ہے کیونکہ دجالی فتنہ بھی اس کا حصہ ہے۔

دجال کی ظاہری شان وشوکت کی بربادی اور سورۂ فاتحہ

اس الہام میں جو تدمیر کا لفظ ہے یہ لفظ عربی زبان میں یا تو انسان کی ہلاکت پر بولا جاتا ہے۔ یا بنیادوں اور عمارتوں کی تباہی کے متعلق استعمال ہوتا ہے۔ پس اس لفظ کے ذریعہ اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ دجال کی ظاہری شان و شوکت کی بربادی اور اس کی تباہی کا بھی سورۃ فاتحہ میں ذریعہ بتایا گیا ہے گویا سورۂ فاتحہ میں صرف عیسوی عقائد اور ان کے بیان کردہ مسائل کا ہی رد نہیں۔ جیسے تثلیث کا مسئلہ ہے۔ یا اور بعض مسائل ہیں۔ جن کو سورۂ فاتحہ میں توڑا گیا ہے۔ بلکہ ظاہری شان و شوکت کی عمارت جو انہوں نے قائم کرلی ہے۔ یعنی دنیا پر اقتصادی رنگ میں انہوں نے غلبہ حاصل کر لیا ہے۔ اسلام کی اقتصادیات کو انہوں نے توڑ دیا ہے۔ دنیوی حکومتیں ہر جگہ قائم کر لی ہیں۔ بنک کھول لئے ہیں۔ تجارتیں شروع کر رکھی ہیں بڑی بڑی کوٹھیاں تعمیر کرلی ہیں۔ سورۂ فاتحہ میں ان کی اس ظاہری شان وشوکت کو توڑنے کا بھی ذریعہ بتایا گیا ہے۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

گویا سورۂ فاتحہ میں ایسی اقتصادی تعلیم موجود ہے۔ ایسی سیاسی تعلیم موجود ہے۔ ایسی تمدنی تعلیم موجود ہے کہ اگر دنیا میں اس کو قائم کر دیا جائے تو دجال کی جو ظاہری عمارتیں ہیں۔ وہ بھی اس ذریعہ سے تباہ و برباد ہو جائیں۔ چنانچہ اس کے ساتھ ہی سورۂ فاتحہ میں سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے وہ تمام علوم بتلائے گئے۔ جو دجالی فتنہ کی ان ظاہری شان و شوکت کو مٹانے کے لئے ضروری ہیں۔ الہام کے ذریعہ نہیں بلکہ بعد میں قلب میں جو تفہیم پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ذریعہ مجھے بتایا گیا۔ کہ موجودہ زمانہ میں اسلام پر دجالیت کا جو اثر پڑ رہا ہے اس کا ازالہ سورۂ فاتحہ کے ذریعہ کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کے نئے مطالب کی تفہیم

اس بارہ میں مجھ پر کچھ انکشاف تو اس وقت ہوا۔ جب مصلح موعود کی پیشگوئی کی حقیقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر واضح کی تھی۔ اور سورۂ فاتحہ کے کچھ مطالب اس الہام کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھائے۔ اور بتایا کہ دجال کا اثر جو اسلام کے نقصان اور اس کے ضعف کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کا ازالہ سورۂ فاتحہ سے کس کس رنگ میں ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق میرا ارادہ ہے۔ کہ کسی وقت یا تو علیحدہ طور پر سورۂ فاتحہ کی ایک تفسیر جو ان امور سے متعلق ہے لکھ کر شائع کر دی جائے۔ اور یا پھر ہفتہ میں کوئی ایک دن مقرر کر لیا جائے۔ جس میں میں ان تمام باتوں کو جیسے درس ہوتا ہے بیان کرتا رہوں۔ اور سورۂ فاتحہ کے وہ مطالب آہستہ آہستہ دوستوں کے سامنے رکھ دوں۔ تاکہ موجودہ زمانہ کا جو عظیم الشان فتنہ ہے اور دجالیت اسلام پر غلبہ حاصل کر رہی ہے۔ اس کے استیصال اور اس حملہ کے دفاع کے تمام طریق دوستوں کے سامنے آ جائیں۔ بعد میں وہ سب مطالب ایک کتاب یا رسالہ کی صورت میں بھی شائع ہو سکتے ہیں۔

سورۂ فاتحہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فرمایا۔ الہام میں جو انما کا لفظ ہے اس نے اس بات کو واضح کر دیا ہے کہ تیرہ سو سال میں سورۂ فاتحہ سے جو کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لیا ہے۔ وہ کسی اور نے نہیں لیا۔ درحقیقت اس سورۃ کا پورا استعمال اور کسی زمانہ میں ہوا ہی نہیں پس انما انزلت السورۃ الفاتحۃ لتدمیر فتنۃ الدجال کے الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ درحقیقت کل فائدہ جو اس سورۃ سے اٹھایا جانا تھا۔ اور جس کے لئے سورۂ فاتحہ کا نزول مقصود تھا۔ وہ مسیح موعودؑ کے زمانہ سے ہی تعلق رکھتا تھا۔ جب فتنۂ دجالی نے اپنے پورے عروج پر ہونا تھا اسی لئے سورۂ فاتحہ کو قرآن کریم کے شروع میں رکھا گیا۔ بڑی بھاری غرض اس سورۃ کو قرآن کریم کے شروع میں رکھنے سے یہی ہے۔ کہ ہر مسلمان کو اس امر کی طرف توجہ دلائی جائے۔ کہ تم اگر سارے قرآن پر غور نہیں کر سکتے۔ تو کم از کم اس پہلی سورۃ پر ہی غور کرو۔ اور بار بار اس کے مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرو کیونکہ یہی وہ سورۃ ہے۔ جو تمہاری مایوسیوں کا علاج اور تمہاری ناکامیوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ چونکہ اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑے فتنہ کا رد کیا تھا۔ اور یہ فتنہ ایسے زمانہ میں رونما ہونا تھا۔ جب مسلمانوں میں اپنی آئندہ ترقی سے بالکل مایوسی پیدا ہو جانی تھی۔ انہیں اپنی شکست کا کامل یقین ہو جانا تھا۔ اور ان کے دلوں میں یہ گھبراہٹ پائی جانی تھی۔ کہ اب نہ معلوم اسلام کا کیا بنیگا۔ دجالی فتنہ کے مقابلہ کی تو کوئی صورت ہی نہیں رہی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کو قرآن کریم کے شروع میں ہی رکھ دیا۔ تاکہ چھوٹے سے چھوٹا مسلمان بھی جب قرآن کریم کھولے۔ تو وہ اس صورت کو پڑھتے ہی سمجھ لے۔ کہ اسے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے لئے مایوسیوں کی کوئی وجہ نہیں۔ اس کے لئے اضطراب کا کوئی باعث نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی سورۃ میں اس فتنہ کی تباہی کا ذریعہ بھی بیان کیا ہوا ہے۔ اگر اس فتنہ کی تباہی کے سامانوں کا ذکر دس پندرہ یا بیس پاروں کے بعد ہوتا۔ تو ہر شخص کی نظر وہاں تک نہ پہنچ سکتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس فتنے کا علاج قرآن کریم کے شروع میں ہی رکھ دیا۔ تا سست سے سست مسلمان قرآن کریم کھول کر دیکھے۔ تو پہلی چند آیتوں میں ہی اسے اس کی مرض اور ضعیت کا علاج مل جائے۔ اور وہ مایوسی اور بے ایمانی سے بچ جائے۔ پرانے مفسرین نے اس سورۃ کے زیادہ تر لفظی معنے لکھے ہیں۔ اور ان کی توجہ اسی بات کی طرف رہی ہے کہ الٓ کے کیا معنے ہیں۔ حمدؔ کے کیا معنے ہیں لیکن ان الفاظ کے جوڑ اور ان کی ترکیب سے جو معنے نکلتے ہیں۔ ان کی طرف انہوں نے پوری توجہ نہیں کی۔ سورۂ فاتحہ سے یہ کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہی لیا ہے۔

الفضل کی اشاعت میں گڑبڑ کی وجہ

کئی روز سے الفضل کی ترسیل میں بے قاعدگی ہو رہی ہے۔ جس کی بڑی وجہ پریس کی خرابی ہے۔ بلوجہ ہوائے کہ مشین کے پے در پے کئی پرزے ٹوٹ گئے۔ اور فوری مرمت نہ کرا سکنے کی وجہ سے اخبار کی اشاعت میں گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ اخبار کی اس بے قاعدہ اشاعت سے جماعت میں جو بے چینی پھیل رہی ہے۔ اس کی طرف انتظامی صیغہ کو توجہ دلائی جا رہی ہے۔ بتایا گیا ہے۔ کہ جلد مناسب انتظام ہو جانے پر بے قاعدگی دور ہو جائیگی۔ (ایڈیٹر)

رؤیا میں ایک چھوٹا سا نظارہ

فرمایا اسی طرح کل میں نے ایک چھوٹا سا نظارہ دیکھا۔ جس کا کچھ حصہ یاد رہا۔ اور کچھ بھول گیا۔ یا شاید اتنا ہی نظارہ تھا۔ مجھے رؤیا میں آدمیوں کی ایک قطار نظر آئی۔ جیسے فوج ہوتی ہے۔ مجھے وہ ساری قطار ہی نظر نہیں آئی۔ مگر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ سب لوگ قطاروں میں کھڑے ہیں۔ اور میں اگلی صف میں ایک سرے پر ہوں۔ مجھے وہاں سے ایک دو صفیں نظر آتی ہیں۔ ایک ایک صف میں پندرہ بیس آدمی ہیں۔ اور وہ دس بارہ فٹ لمبی چلی جاتی ہے۔ مگر پیاریوں کی طرح یہ نہیں۔ کہ فاصلہ فاصلہ پر قطاریں ہوں۔ بلکہ ایک قطار کے ساتھ دوسری اور دوسری کے ساتھ تیسری لگی ہوئی ہے اور میں پہلی صف کے سرے پر ایک طرف کھڑا ہوں۔ جیسے افسر کھڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت کوئی شخص بعض الفاظ اپنی زبان سے نکالتا ہے مجھے اس کے سارے الفاظ تو یاد نہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مارچ کا لفظ بولا جاتا ہے۔ یا جیسے کہا جاتا ہے۔ یہ فوج ہے۔ جو آگے بڑھ کر حملہ کرنے والی ہے۔ بہرحال مجھے یوں معلوم ہوا۔ کہ وہ کہہ رہا ہے۔ یہ مارچ ہے۔ حملہ کے لئے بھی اور فتح کے لئے بھی یعنی یہ لوگ جو مارچ کریں گے۔ اس میں دشمن پر حملہ بھی ہو جائیگا اور فتح بھی ان کو حاصل ہو جائے گی۔ مجھے اس کا اصل فقرہ بھول گیا۔ مگر مفہوم یہی تھا۔ کہ یہ فوج اب مارچ کرے گی۔ اور اس کے دو کام ہونگے اوّل دشمن پر حملہ کرے گی۔ دوم حملہ کے ساتھ ہی اسے فتح حاصل ہو جائیگی۔

لباس صاف اور ستھرا ہونا چاہیے

وہ لوگ جو قطاروں میں کھڑے ہیں۔ وہ کسی دنیوی فوج سے تعلق رکھنے والے معلوم نہیں ہوتے۔ بلکہ اپنی جماعت کے ہی افراد ہیں۔ جن کو میں فوج سمجھتا ہوں۔ مگر ان سب کے کپڑے بالکل صاف اور دھلے ہوئے ہیں۔ اس سے مجھے خیال پیدا ہوا۔ کہ ہمیں زمینداروں میں یہ روح پیدا کرنی چاہیے۔ کہ ان کے کپڑے ہمیشہ صاف ستھرے ہونے چاہئیں

کیونکہ رؤیا میں میں نے جتنے آدمی دیکھے ان کے کپڑے گو سادہ تھے۔ مگر سب کے سب دھلے ہوئے اور صاف ستھرے تھے۔ ظاہری نظافت بھی باطنی پاکیزگی کے لئے ایک ضروری چیز ہوا کرتی ہے

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو بعض دفعہ ایک ایک کپڑا پہن کر دس دس پندرہ پندرہ دن تک اسے بدلنے کا خیال نہیں آتا تھا۔ میں ایک دفعہ اپنی بغل میں کتاب دبائے گھر میں سے گزر رہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے بلایا اور فرمایا یہ کیا کتاب ہے۔ میں نے کہا بخاری ہے۔ آپ نے فرمایا تم کس سے بخاری پڑھتے ہو۔ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے یہ جان کر مجھ سے پوچھا۔ کیونکہ آپ نے مجھے خود حضرت مولوی صاحب سے بخاری پڑھنے کے لئے کہا تھا۔ بہرحال میں نے کہا مولوی صاحب سے پڑھتا ہوں۔ آپ فرمانے لگے مولوی صاحب سے پوچھنا کہ کیا بخاری میں کوئی ایسی حدیث بھی آتی ہے۔ جس میں یہ ذکر ہو۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نہا دھو کر اور صاف کپڑے پہن کر مسجد میں آتے تھے۔ میں حضرت خلیفہ اول رضؓ کے پاس گیا۔ اور میں نے کہا حضرت صاحب آج پوچھتے تھے۔ کہ کیا بخاری میں کوئی ایسی بھی حدیث ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعہ کے دن نہا دھو کر نئے کپڑے بدلتے تھے۔ آپ فرمانے لگے آتی تو ہے۔ مگر کیا کروں سستی ہو جاتی ہے۔ خلافت کے ایام میں آپ جمعہ کے دن لباس بدلنے لگ گئے تھے۔ مگر وہ بھی ایسے وقت یعنی جمعہ کی نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ جلدی جلدی کپڑے بدلنا شروع کر دیتے۔ پگڑی آپ ہمیشہ چلتے چلتے باندھتے تھے ادھر کمرے میں چلتے جانا اور ادھر پگڑی بھی سر پر لپیٹتے جانا ساتھ ساتھ جوتی کو بھی آپ نے گھسیٹنا شروع کر دینا۔ ایک دفعہ اسی جلدی میں آپ عبدالحی مرحوم کا پاجامہ پہنکر مسجد میں جمعہ پڑھانے کے لئے چلے گئے۔ سب لوگ حیران تھے۔ کہ آپ کا اتنا چھوٹا پاجامہ کیوں ہے۔ بعد میں معلوم ہوا۔ کہ وہ عبدالحی کا تھا۔ جلدی میں آپ کو خیال ہی نہ آیا۔ کہ میں کس کا پاجامہ پہن رہا ہوں۔

عرب میں ایک بڑا اچھا رواج

فرمایا عربوں میں بڑا اچھا رواج تھا۔ بلکہ مکہ میں یہ رواج اب تک ہے کہ عورت کے فرائض میں سے سمجھا جاتا ہے۔ کہ رات کو جب مرد باہر سے آئے تو اپنا لباس اتار کر شب خوابی کا لباس پہن لے۔ اس وقت عورت بھی دن کا لباس اتار دیتی ہے۔ اور پھر اپنے اور اپنے خاوند کے کپڑے دھو کر سوکھنے کے لئے لٹکا دیتی ہے۔ صبح اٹھ کر دونوں دھلے دھلائے کپڑے پہن لیتے ہیں۔ اس طرح روزانہ رات کو کپڑے دھو کر عورت سوتی ہے۔

فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے دیکھا ہے۔ آپ کے جسم کو دیکھ کر ہمیشہ یہ محسوس ہوتا تھا۔ کہ آپ تازہ نہائے ہوئے ہیں۔ یہ کبھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔ کہ آپ کا جسم میلا ہے۔ نہ معلوم آپ کے جسم پر یہ کوئی الٰہی تصرف تھا۔ یا بناوٹ ہی ایسی تھی۔ اللہ بہتر جانے مگر آپ کے جسم میں ہمیشہ تازگی معلوم ہوتی تھی۔ اور یہ بڑی نمایاں بات تھی۔ بالکل ایسی تازگی معلوم ہوتی تھی۔ جیسے آپ نے ابھی غسل کیا ہے۔ حالانکہ آپ کو غسل کئے بعض دفعہ کئی کئی دن گزر جاتے تھے۔

رباعیات

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

شکر

میرا سب کچھ ہے امانت آپ کی
اور جو لے لو۔ وہ بھی دولت آپکی
جو رہے باقی۔ سو وہ بھی فضل سے
ہر طرح پر ہے عنایت آپ کی

دُعا

عمر بھر کرتا رہا ہوں میں گناہ
مغفرت پر تیری تھی۔ اپنی نگاہ
میری امیدوں پہ اب پانی نہ پھیر
ہوں میں عاجز۔ اور تو شاہوں کا شاہ

الاخبار والآراء

آرچ بشپ کی طرف سے اجتماعی دعا کی تحریک

آرچ بشپ آف کنٹربری نے ۱۱ مئی کو یہ اعلان کیا ہے۔ کہ دوسرے محاذ کی اطلاع موصول ہونے کے بعد آنے والے پہلے اتوار کو لوگ تمام گرجوں میں جمع ہو کر اجتماعی طور پہ دعائیں کریں۔ لیکن کیا آرچ بشپ صاحب یا مذہب عیسوی کے دیگر اراکین یہ دعویٰ کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ اتحادیوں کو ضرور فتح دے گا۔ اور اس چیز کو اپنے مذہب کے منجانب اللہ اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ تعلق کے ثبوت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ خدا تعالےٰ کے ساتھ اپنے گہرے تعلق کے ثبوت کے طور پر دعاؤں کی قبولیت کا معجزہ دکھانے کی ان میں سے کسی کو جرأت نہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں دعاؤں کی ایسی تحریکات کو ایک رسمی بات سے زیادہ حیثیت نہیں دی جا سکتی

اس کے بالمقابل آج دنیا میں ایک ایسا اسلامی پہلوان موجود ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ معجزہ دکھا سکتا ہے۔ اور اگر اسلام کی صداقت کے ثبوت کے طور پر اور یہ اقرار کر کے کہ ایسا معجزہ اللہ تعالےٰ کے وحدہ لاشریک اور قادر مطلق نیز اسلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایمان کا موجب ہو گا۔ قبولیت دعا کا معجزہ دیکھنے والے سامنے آئیں۔ تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے دکھلانے کا اعلان فرما چکے ہیں

مسلمانوں کا ایک خطرناک مرض

مسلمانوں کا یہ مرض بہت پرانا ہے کہ اختلاف آراء کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ اختلاف کی نوعیت خواہ کچھ ہو۔ اور معاملہ کیسا ہی ہو۔ اسے کھینچ تان کر مذہبی رنگ دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ آجکل مسلم لیگ اور پنجاب کی وزارت میں جو اختلاف ہے وہ خالص سیاسی نوعیت کا ہے۔ لیکن اس کے متعلق بھی حربہ تکفیر کا استعمال شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ مسلم لیگ اور یونینسٹ پارٹی کے اختلاف کو "کفر و ایمان کی لڑائی" قرار دیا جانے لگا ہے۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ "جو مسلمان مسٹر جناح کے نظریہ کو قبول نہیں کرتا۔ وہ سچا مسلمان نہیں" (شہباز ۱۲ مئی)

ایسی باتیں مسلمانوں کی مذہب سے انتہائی بے خبری کا ثبوت ہیں۔ مسلم لیگ سے وابستگی یا اس کے کسی سیاسی نظریہ سے اختلاف کو معیار کفر و ایمان قرار دینا اسلام و ایمان کی شدید ترین توہین ہے اور جب تک مسلمانوں کا یہ مرض دور نہ ہو۔ اس وقت تک کوئی ایسا متحدہ محاذ قائم نہیں ہو سکتا۔ جس کا قیام مسلمانوں کی آواز کو مؤثر اور قابل قبول بنا سکے۔ چاہیئے تو یہ کہ مذہبی اختلاف کے باوجود سیاسی محاذ متحدہ صورت میں قائم کیا جائے۔ اور مذہبی اختلاف کو اس اتحاد میں رخنہ انداز نہ ہونے دیا جائے۔ لیکن ہو یہ رہا ہے۔ کہ سیاسی اختلافات کو بھی مذہبی مناقشات کا موجب قرار دیا جا رہا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک اور خرابی کا ذکر کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ کہ ہر کہ دمہ مذہبی لحاظ سے مجتہد العصر اور مفتی بننے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اپنے حریف کو مذہب اسلام سے روگردان ظاہر کر کے اسے دوسروں کی نظروں میں گرانے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ صوبہ سرحد کے ایک کانگرسی مسلمان نے جس کی اپنی اسلامیت بہت حد تک مجروح اور محل اعتراض ہے اور جو ایک غیر مسلم کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی گوارا کر چکا ہے۔ لکھا ہے کہ "مسٹر جناح کو قائد اعظم کا خطاب دینا غیر اسلامی ہے" (ملاپ ۱۴ مئی) ہمیں مسٹر جناح کا ڈیفنس مطلوب نہیں۔ مقصد صرف اس مرض کی طرف توجہ دلانا ہے

اطمینان قلب

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اطمینان کے معنے ہیں بھروسہ کرنا۔ امن میں رہنا۔ جھکانا۔ پیٹھ خمدار کرنا۔ آرام پانا۔ خاموشی اور تسکین پانا۔

پس اطمینان قلب کے معنے ہیں کسی بات یا حالت پر دل کا آرام و تسکین پالینا اور اس کو انشراح حاصل ہو جانا اور جب یہ حالت کسی کو خدا تعالےٰ کی ذات اور مذہب اور رسول اور حشر اور عاقبت کے متعلق حاصل ہو جاتی ہے۔ اور احساس لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کا اُسے مل جاتا ہے۔ تو ایسے شخص کے نفس کو نفسِ مطمئنہ کہہ سکتے ہیں۔ یعنی اس میں شکوک و شبہات اور اضطراب کی حالت باقی نہیں رہی۔ بلکہ اس نے اپنی عقل، علم اور تجربہ سے وہ درجہ یقین کا حاصل کر لیا ہے جس کے بعد بے اطمینانی رخصت ہو جاتی ہے۔ ایسے انسان پر ہدایت اور ہدایت کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ سے تعلق کے آثار شروع ہو جاتے ہیں۔ نقد جنت کے آثار دکھائی دینے لگتے ہیں۔ اور وہ تمام باتیں جن کو اس دنیا میں علامات وصلِ الٰہی کہا جاتا ہے۔ اپنا ظہور شروع کر دیتی ہیں۔ اور وہ مومن ایک یقینی صراط مستقیم پر چلنے لگتا ہے۔ اور سمجھتا ہے۔ کہ میں آخر کار دوسرے اور مستقل عالم میں جنت میں چلا جاؤں گا۔ اس خیال سے اس کا قلب مطمئن اور دل خوش رہتا ہے۔ خواہ راہ میں اُسے عارضی تکالیف بھی پیش آئیں۔ لیکن منزل مقصود سامنے نظر آتی رہتی ہے۔ اور اس وجہ سے اُس کا شوقِ سفر بھی برابر قائم رہتا ہے۔ یہاں تک کہ آخر کار وہ واقعی طور سے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ انسان کے لئے صرف اسی دنیا کی زندگی نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اصل مقصود ابدی غیر مکدّر نعمتوں کے گھر کا حصول ہے۔ اور دنیا جو ہے اِس میں اُس کے لئے امتحانات، ابتلا، فتن اور مصائب رکھے گئے ہیں۔ جن کو صبر سے برداشت کرنے اور وفاداری سے طے کرنے کے بعد وہ نفسِ مطمئنہ آخر کار اصلی جنت پا لیتا ہے۔

عام لوگوں کا خیال ہے۔ کہ یہ جو آیت قرآن میں آتی ہے۔ کہ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ یہ ثابت کرتی ہے کہ اولیاء اللہ پر کبھی کوئی خوف اور حُزن بالکل آتا ہی نہیں۔ مگر یہ خیال قابل اصلاح ہے۔ کیونکہ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ ...... والی آیت کے خلاف ہے۔ یہاں تو یہ فرمایا گیا ہے۔ کہ ہم تم پر خوف اور بھوک اور موتیں اور ناکامیاں وارد کر کے تمہارا امتحان لیتے رہینگے۔ پس خوف اور غم تو ضرور دنیا کی زندگی میں مومنوں کے لئے مقدر ہے۔ اور پہلی آیت کا صرف یہ مطلب ہے کہ یہ خوف اور مصائب مستقل نہیں ہوں گے۔ اور ایسے نہیں ہونگے کہ مومن کی کمر ہمت توڑ دیں۔ اور ان کیساتھ اتنی بشارات بھی ہونگی۔ جو مومن کے دل کو مضبوط و مطمئن رکھیں گی۔ یہ معنی کہ مومن کو خوف و غم ہوتا ہی نہیں بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ اگر ان کا احساس ہی مٹ جائے۔ تو پھر صبر کیا۔ اور اس کا اجر کیسا؟

پس یہ چیزیں عارضی طور پر آتی ہیں اور چلی جاتی ہیں۔ مگر اطمینان اور بشارات مستقل طور پر مومن کے ساتھ لگی رہتی ہیں۔ مومن کو اپنے خدا کے قرب میں ایسا ہی اطمینان ہوتا ہے۔ جیسے ایک بچہ کو اپنی ماں کی گود میں۔ لیکن بچہ کو تکلیفیں بھی آتی ہیں۔ روتا بھی ہے، چیختا ہے۔ بیمار بھی ہوتا ہے۔ مگر اس کا اطمینان زائل نہیں ہوتا۔ اور اپنی ماں پر وہ ہمیشہ پختہ توکل رکھتا ہے۔ اور اسی سے تسکین پاتا ہے۔ اور اسی کے ساتھ اس کا دلی آرام وابستہ ہے۔ خواہ اس کی گود میں اس کا دم بھی نکل جائے۔ مگر وہ غیر سے راحت نہیں پا سکتا۔ یہی حال بعینہٖ اس مومن کا ہوتا ہے۔ جو اپنے رب کی رضاء حاصل کر لیتا ہے۔ خواہ اس دنیا میں بطور امتحان و ابتلاء کے اس کو کتنی ہی تکالیف پہنچیں۔ کیونکہ اسے خدا کے سوا اپنا محسن حقیقی کوئی بھی نظر نہیں آتا۔ پس لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ کے معنی یہ ہیں۔ کہ دائمی خوف اور حزن ان کو نہیں پہنچ سکتا۔ صرف عارضی اور وہ بھی بشارات الٰہیہ سے مرکب ہو کر ملتا ہے۔

دوسرا مطلب یہ بھی ہے۔ کہ ان کو آخرت کے متعلق کوئی خوف اور حزن نہیں ہوتا۔ دل امیدوں سے بھرپور اور شوقِ لقاءِ الٰہی سے معمور ہوتا ہے۔ اور دنیا کی تکالیف بالکل بے حیثیت اور بے حقیقت معلوم ہوتی ہیں۔ انسان مدنی الطبع ہونے کی وجہ سے جن لوگوں کی مصاحبت اور رفاقت کا عادی ہو جاتا ہے۔ ان کی جدائی اُسے قدرتی طور پر رنج پہنچاتی ہے۔ مگر خدا کی معیت کا خیال اُس کو طاقت دیتا ہے۔ اور کسی کے مرنے سے اُس پر دیوانوں کی سی حالت طاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف انا للہ پڑھ کر صبر کرتا ہے۔ اور کسی مخلوق کو اپنا رب خیال نہیں کرتا۔ وہ عزیزوں کی جدائی کی وجہ سے رو بھی لیتا ہے۔ جیسا کہ چوٹ کی وجہ سے کوئی شخص آبدیدہ ہو جاتا ہے۔ مگر پھر اس جگہ کو سہلا کر اور اپنے رب کو اپنے قریب پا کر ہنس بھی دیتا ہے۔ سو اس قسم کا حزن منع نہیں ہے۔ جو عارضی چوٹ کی طرح ہو۔ لیکن بدبخت ہے وہ شخص جو ہر وقت خوف و حزن میں گھرا ہوا ہے۔ اسے آخرۃ اور جنت اور قرب الٰہی کی کچھ خبر نہیں۔ اور جو مصیبت بھی اس پر آتی ہے۔ وہ ایک دائمی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اور نجات و فلاح کی اُمید کا نقشہ اس کے دل و دماغ پر چھایا ہوا نہیں ہوتا۔ مومن تو دنیا کے لمبے سے لمبے اور بڑے سے بڑے دُکھ اٹھائے گا۔ کہ حد سے حد یہ دُکھ دس بیس پچاس سال تک چلیں گے پھر آرام ہی آرام ہے۔ لیکن کافر کے لئے کوئی آئندہ امید کی شعاع نہیں ہوتی۔ اور وہ نہیں جانتا کہ میرا حشر کیا ہوگا۔ اور خواہ بظاہر وہ اپنے چہرہ کو خوش و خرم بنانے کی کوشش بھی کرے۔ لیکن اس کا دل اس دنیا کی ناکامیوں سے سوختہ اور آئندہ کی امید سے غمگین رہتا ہے۔ مومن کے غموں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کسی شخص کے پاس سفر میں ہزار روپیہ کے نوٹ ہوں اور کچھ پیسے بھی ہوں۔ راستہ میں اگر کوئی جیب کترا اسکے پیسے نکال لے۔ مگر نوٹ محفوظ رہیں۔ تو اگرچہ اُن پیسوں کے ضائع ہونے کا تھوڑا سا افسوس اس کو ہوگا۔ مگر ہزار روپیہ بچ جانے کی بہت بڑی خوشی بھی ہوگی۔ اور اس نقصان کو کوئی عقلمند بڑا نقصان نہیں کہے گا۔ بلکہ بسا اوقات شکر کرے گا۔ اور اسی اظہار شکر کو دوسرے الفاظ میں اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ کہتے ہیں۔ حقیقی حزن اور خوف تو دنیاداروں کا ہوتا ہے جن کی اگر بیوی مر جائے تو گویا ان کا خدا مر گیا۔ اور اگر بیٹا مر گیا۔ تو ان کا کوئی رب نہ رہا۔ مگر دیندار چونکہ اپنے مالک پر توکل رکھتا ہے اور اس کی حکمتوں پر یقین رکھتا ہے۔ اس لئے وہ سمجھ لیتا ہے۔ کہ اگرچہ بظاہر یہ تلخ گھونٹ ہے۔ لیکن میرے فائدہ کے لئے ہے۔ پس جس طرح لوگ کڑوی دوا کو بھی شوق سے پی جاتے ہیں اسی طرح اولیاء اللہ ان تلخ گھونٹوں کو خدا کی حکمت اور خدا کی طرف سے دوا سمجھ کر بصد خوشی پی لیتے ہیں۔ اگرچہ پیتے وقت حلق کڑوا بھی ہو جاتا ہے اور منہ بھی بنتا ہے اور آخ آخ بھی کرتے ہیں۔ مگر اسکو اپنا علاج اور دوا بلکہ شفا یقین کر کے نگلتے بھی جاتے ہیں۔ اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ واقعی انکو فائدہ معلوم ہوتا ہے اور شفا پاتے ہیں۔ اور اگر کوئی عزیز ان کا مر بھی جائے۔ تو وہ بھی ان کو چند روز کے بعد اگلے جہان میں مل جاتا ہے۔

اب یہ سوال رہ گیا۔ کہ ہندو اور عیسائی اور دیگر مذاہب کے لوگ بھی اپنے مذہب پر اپنا اطمینانِ قلب ظاہر کرتے ہیں۔ اور بظاہر اپنے اپنے مذہب پر مطمئن نظر آتے ہیں۔ تو ایک مسلمان کے اطمینان اور اُن کے اطمینان میں کیا فرق ہوا؟ سو اس کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان کا اطمینان جہالت کا اطمینان ہے۔ اگر کچھ مدت بھی اُن کے مذہب پر تنقید جاری رکھی جائے۔ تو ان کا سب اطمینان کافور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی پشت پر بصیرت تجربہ اور علم نہیں ہوتے مگر مومن چونکہ قدم قدم پر ذاتی مشاہدہ اور تجربہ اور بصیرت رکھتا ہے اس لئے نہ وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہوتا ہے۔ نہ بشاراتِ الٰہیہ اُسے گھبراہٹ میں پڑنے دیتی ہیں۔ اس پر جب مصائب آتے ہیں تو ساتھ ہی غیبی اطلاع۔ رؤیا۔ الہام اور سکینت بھی آتے ہیں۔ اور طرح طرح کی

ایسی نصرتیں اور تائیدات الٰہیہ دیکھتا ہے کہ اس کا ایمان اور اطمینان پہلے سے بھی زیادہ اپنے خداوند خدا پر ہو جاتا ہے۔ یعقوب بیٹے کی جدائی آئی۔ تو ساتھ ہی بلکہ اس سے پہلے ہی یوسف کی اپنی رؤیا نے اسے مطمئن کر دیا۔ اور خدا تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً وہ تسلی فرمائی کہ ہمیشہ یابنی اذھبوا فتحسسوا من یوسف واخیہ ولا تایئسوا من روح اللہ ہی کا وعظ کرتے رہے۔ اور آخر میں بھی یہی فرمایا کہ الم اقل لکم انی اعلم من اللہ مالا تعلمون۔ بے شک ان کو یوسف کا غم تھا۔ مگر آخر نصبر جمیل کہنے والے بھی تو وہی تھے۔ ان کے حزن میں اضطراب و کرب اور بے صبری کا رنگ نہ تھا۔ بلکہ ان کا حزن ایمان توکل اور امیدوں سے بھرا ہوا تھا اپنے غم کے آنسوؤں سے بھری ہوئی آنکھوں کو دامان الوہیت سے پونچھنے والے اور رحمت خداوند سے تسلی پانیوالے بھی تو وہی حضرت تھے۔ یہ وعدے اور غیب کی اطلاعات اور بشارات اور تسکین اور نصرتیں سوائے اسلام کے ہرگز کسی اور مذہب کے انسان کو نہیں ملتیں اور یہی وہ چیزیں ہیں۔ جن کی وجہ سے ہمارا ایمان آخرۃ پر قائم ہے۔ ورنہ دوسرے اہل مذاہب خواہ منہ سے کچھ کہیں آخرت کے بارہ میں بالکل کورے ہیں۔

کہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب سخت بیمار ہیں۔ اور بے ہوش ہیں۔ جماعت کے دوستوں نے نماز میں اُن کے لئے دعا کی۔ دوسرے دن جب مسجد اقصیٰ میں گیا تو دیکھا اخبار الفضل میں "احمدیت کا ایک درخشندہ ستارہ غروب ہو گیا" کے عنوان سے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی المناک وفات کی خبر درج تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
یہ خبر پڑھ کر سخت قلق ہوا۔ اور یہ احساس ہوا۔ کہ آج ہم سے ایک اور بابرکات وجود لے لیا گیا۔ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی مشیت کو کیا منظور ہے گو ہم کو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت میر صاحب کی وفات بے وقت وفات ہے۔ اور ایسے وقت میں جب کہ جماعت کو اُن کی سخت ضرورت تھی۔ اور بظاہر ان کی جگہ پُر کرنے والا کوئی نظر نہیں آتا۔ یہ صدمہ انتہائی طور پر تکلیف دہ ہے۔

حضور کا غلام عبدالکریم خالد از کوئٹہ

حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کا ذکر خیر

(۱)

سیدی و مولائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور کی خدمت میں تار دی تھی امید ہے مل گئی ہوگی۔ چچی جان کی وفات کا سخت ہی افسوس ہے۔ مرحومہ مہمان نوازی اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ تھیں۔ ان کی وفات پر جتنا افسوس کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ انکی وفات سے ایسی جگہ خالی ہوگئی ہے۔ کہ جماعت کی شاید ہی کوئی عورت پورا کر سکے۔ ان کے وجود سے ہر ایک کو فائدہ تھا۔ میں نے یہ بات خاص طور پر اُن میں دیکھی۔ کہ غرباء کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتی تھیں۔ اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کی ہر ایک کوشش کرتی تھیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بلند درجات عطا کرے۔ اور اپنا فضل اور رحمت ان پر نازل فرمائے۔ میں نے ان کی مغفرت کے لئے بہت دعا کی ہے۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر رنگ میں بخش دیا ہے اور اپنی رحمت کی چادر سے ڈھانپ لیا ہے۔ مجھے چھٹی ملنی مشکل ہے۔ ورنہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ مجھے مجبور سمجھ کر معاف فرمایا جائے۔

خاکسار مرزا داؤد احمد

(۲)

پیارے آقا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت سیدہ ام طاہر احمدؓ کی وفات کی خبر چند دن ہوئے ملی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس صدمہ سے انتہائی طور پر تکلیف ہوئی۔ اور بوجہ قادیان سے دُور ہونے کے۔ اور بوجہ ملٹری میں ہونے کے جماعت کے احباب سے ملنے کا کم موقعہ ملتا ہے۔ لیکن بذریعہ اخبار ان کی علالت، اور شدید علالت کی خبر ملتی رہتی تھی۔ جہاں تک ہو سکتا تھا۔ ان کی صحت کے لئے دعائیں کیا کرتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

سیدی۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حضور کے ذمہ تمام جماعت کی اہم ذمہ داریاں ہیں۔ اور اکثر اوقات حضور کی صحت اچھی نہیں رہتی۔ پھر اس دُور میں تو یہ ذمہ داریاں بہت ہی بڑھ گئی ہیں۔ ان حالات میں یہ صدمہ بہت ہی بڑا صدمہ ہے۔

سیدنا۔ ابھی اس غم سے ہمارے آنسو نہیں تھمے تھے۔ کہ مورخہ ۲۰ مارچ کو مسجد احمدیہ کوئٹہ میں جانے کا اتفاق ہوا وہاں پر جاکر اخبار الفضل سے معلوم ہوا

ایک ایمان افروز نظارہ

جمعرات کے دن گیارہ مئی کو میں نے ایک نظارہ دیکھا۔ جو اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ یہ بظاہر ایک معمولی سی چیز تھی۔ مگر اپنے اندر اخلاق، روحانیت اور خدا تعالیٰ سے کامل اور اعلیٰ تعلق کے دفاتر لئے ہوئے تھا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ڈلہوزی سے تشریف لاکر مسجد مبارک کے پاس خدام کو مصافحہ کا شرف بخش رہے تھے۔ کہ میں بھی جا پہنچا۔ اور اس انتظار میں کھڑا ہو گیا۔ کہ شرف مصافحہ مجھے بھی حاصل ہو۔ میں نے دیکھا۔ کہ مصافحہ کرنے والوں میں چھوٹے چھوٹے بچے بھی شامل ہیں۔ میری متجسس نگاہیں حضور کے دست مبارک اور مصافحہ کرنے والوں کی بے تابانہ حرکات کی طرف اٹھ رہی تھیں۔ کہ میں نے دیکھا مصافحہ کرنے کے لئے ایک چھوٹا سا بچہ گلے میں صرف کرتہ۔ پاؤں سے ننگا۔ گرد و غبار سے اٹا ہوا۔ کھیل کود سے بھاگ کر آیا ہوا کھڑا تھا۔ مگر مصافحہ کرنے والوں کی قطار میں کچھ اس طرح پھنسا ہوا تھا۔ کہ حضور تک پہنچ نہ سکتا تھا۔ جب حضور اس کے بالمقابل آئے۔ تو اس نے اپنے گرد آلود ہاتھ حضرت امیر المومنین کے اس مقدس ہاتھ کی طرف بڑھائے جس پر سینکڑوں جانبازوں نے اسلام کی خاطر مر مٹنے کا عہد باندھا ہے۔ مگر اس کے ہاتھ حضور کے ہاتھ تک نہ پہنچ سکتے تھے میری آنکھوں نے اس وقت یہ نظارہ دیکھا۔ کہ حضور اس بچہ کے پاس ٹھہر ہو گئے۔ آپ نے اس معصوم کے ہاتھوں کو دیکھا۔ جو مشکل سے ساتھ والے مردوں اور بچوں سے کچھ آگے بڑھے ہوئے تھے اور مصافحہ کے لئے انتظار کر رہے تھے۔ حضور نے اپنا ہاتھ اس کمزور اور نحیف بچہ کے ہاتھوں میں دے دیا اور اس خوش قسمت بچے نے حضور کا ہاتھ پکڑ کر چوم لیا۔ حضور مسکرا دئے اور آگے بڑھ گئے۔

عبدالحمید

جناب حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری ۱۶ اپریل کو دہلی کے جلسہ میں شریک ہوتے ہوئے وطن جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ کہ ۱۴ اور ۱۵ اپریل کی درمیانی شب میں کئی امراض کا شدید حملہ ہونے کی وجہ سے صاحب فراش ہو گئے۔ کچھ عرصہ تک تو حالت تشویشناک رہی لیکن اب بفضلہ تعالیٰ خطرہ دور ہو چکا ہے۔ اور امراض لاحقہ میں سے کوئی مرض باقی نہیں۔ ہاں خون بکثرت نکل جانے کی وجہ سے ضعف البتہ بہت ہے۔ جو بعض اوقات بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور بے خوابی بھی زیادہ رہتی ہے۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کانپوری بدستور معالج ہیں اور بڑے اخلاص و توجہ سے علاج کر رہے ہیں۔ آپ کے علاوہ بعض اور احباب بھی بغرض تیمارداری ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ دعائیں برابر ہو رہی ہیں۔ احباب بھی دعا جاری رکھیں۔ حافظ صاحب دارالامان ہی میں ہیں۔ اور ابھی عرصہ تک یہاں سے جا نہیں سکتے۔

دہلی میں ۱۸۹۱ء کے واقعات کا ۱۹۴۴ء میں اعادہ

حضرت امیرالمومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کو الہام الٰہی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "نظیر" قرار دیا ہے۔ اور واقعات کی رو سے یہ پیشگوئی عبرت انگیز طور پر پوری ہو رہی ہے۔ گزشتہ دنوں جلسہ دہلی کے موقع پر مخالفین نے جو شرارتیں کیں وہ بھی اس امر کا ایک مزید ثبوت ہیں کہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فی الحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے "نظیر" اور "مثیل" ہیں۔ کیونکہ بعینہٖ اسی قسم کی شرارتیں مخالفین نے ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریف آوری دہلی کے موقع پر بھی کی تھیں۔ حضرت میر حامد شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا ایک منظوم رسالہ "دعوت دہلی" میری نظر سے گزرا۔ جس میں آپ نے اس مخالفت کا کچھ نقشہ کھینچا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دہلی تشریف لے جانے کے موقع پر ہوئی۔ میں اس نظم کے چیدہ چیدہ اشعار پیش کرتا ہوں۔ احباب کو بالخصوص جلسہ دہلی میں شرکت کرنے والے احباب کو ان اشعار میں ہو بہو اسی حالیہ کا نقشہ نظر آئے گا۔ گویا ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اپنے کامل "مثیل" اور "نظیر" کے ذریعہ دوبارہ دہلی تشریف لے گئے تھے۔

دہلی والو! سلام کہتے ہیں — مختصر پھر کلام کہتے ہیں
اک مسافر تمہارے پاس اترا — صادق و حق لیکے بے ہراس اترا
بیشک اک بندۂ خدا آیا — بھولے بھٹکوں کا راہنما آیا
مصلح دیں بالیقیں پہنچا! — وارث ختم مرسلیں پہنچا!
تو نے حق کو چھپا لیا دہلی — صدق سے ہاتھ اٹھا لیا دہلی
تجھکو نکتوں نے دیا دھوکا — تجھ کو حق بات سے گیا روکا
چال چلتے جو مولوی سیدھی — بات مشکل نہیں تھی اے دہلی
دور سے تو بہت مچائی دھوم — اور کیا جمع جاہلوں کا ہجوم
دور بیٹھے ہی بڑبڑاتے ہو — بھاگتے ہو جو پاس آتے ہو
دیکھیں تیری لیاقتیں دہلی — دیکھیں تیری شرافتیں دہلی

تو ہمیشہ ہی یوں رہی غدار — اہل حق سے یونہی رہی تکرار
کارنامے گزشتہ سب تیرے — دیکھ تاریخوں میں بھرے ہیں پڑے
تجھکو نادر نے قتل کروایا — ہرزہ گوئی کا کب مزا پایا
سن ستاون ابھی نہیں بھولا — اس سے واقف ہر ایک ہے چھوٹا بڑا
اپنے کرتوں نہ تو نے شرمائی — ہرزہ گوئی سے تو نہ باز آئی
ایک صادق کو رنج پہنچایا — اک مسافر نے دکھ یہ دکھ پایا
ہائے افسوس تیری یہ کرتوت — تجھ میں انسان بستے ہیں یا بھوت
سینہ میں دل تھے یا کہ پتھر تھے — بول تھے منہ میں یا کہ انگرے تھے
تجھ کو خوف خدا نہیں دہلی — تجھ میں انسان رہا نہیں دہلی
کیا نتیجہ ہے اشتہاروں کا — جھوٹی افاظیوں کی ماروں کا

دہلی والوں کے کیسے بڑے چرچے — اشتہار لگ گئے جو کل پرچے
علم و فضل ان کے سارے کھیل ہوئے — سخت نالائقی سے فیل ہوئے
کسر باقی تھی لدھیانہ کی — دہلی میں جا کے ہو گئی پوری
وہی جوش غضب، وہی تھا جنوں — وہی منہ زوریاں وہ مکر و فسوں
لدھیانہ کے آپ سے جو ہر — وہی ظاہر ہوئے یہاں آ کر
لدھیانہ میں پہلے نام کیا — کام دہلی کا پھر تمام کیا
عام لوگوں کو خوب بھڑکایا — بدمعاشوں کو خوب اکسایا
گالیاں دے کے کر لیا دل شاد — نام کو نیکی کے کیسا برباد
ورغلایا تو خوب سفہا کو — جوش دلوایا سارے جہلا کو
ان کمینوں نے کفر کی حدیں توڑیں — فحش بولے ہزاروں گالیاں دیں
راہ میں بدمعاش بٹھائے — یعنی وہ اوباش کو چڑھا لائے
کیا ہی حیرت کا ہے عزیز مقام — اک مسافر پہ تھا یہ جوش عوام
انکو تو انتظام کہتے ہیں — اس کو تو امن عام کہتے ہیں
واہ دہلی! یہ تیری دینداری — خوب دکھلائی تو نے ہشیاری
سادات کہتے ہیں آ کے ماریں ہم — عزتیں سب کی یاں اتاریں ہم
دنگا مشتی ہو، ہاتھا پائی ہو — آپ کے خوب یاں لڑائی ہو
خوب تحقیق کا نکالا ڈھنگ — دہلی کے عالموں کی دیکھو ترنگ
حال تیرا سنائیں کیا دہلی — تیرے کرتب دکھائیں کیا دہلی
مولوی ہوش میں جب آئیں گے — تجھکو ہم دہلی حق دکھائیں گے

اب تو تجھ کو سلام ہے دہلی
ختم اپنا کلام ہے دہلی

خاکسار — خورشید احمد از لاہور

تحصیل کولگام میں احمدیوں کی شدید مخالفت

تحصیل کولگام کشمیر میں احمدیوں کی شدید مخالفت ہو رہی ہے۔ ایک شخص محمد یعقوب ابن مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل (وہابی) جو نماز روزہ اور دیگر ارکان اسلام پر ہنسی اڑایا کرتا تھا۔ ایک ذاتی مناقشہ کی بنا پر احمدیوں کے خلاف بعض شریروں کے ساتھ مل کر غلط پروپیگنڈا کر رہا ہے اور مختلف مقامات پر بائیکاٹ کی تحریک کرتا پھرتا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض حکام درپردہ اس کی امداد کر رہے ہیں۔ محمد یعقوب سخت بدزبان اور دریدہ دہن ہے۔ چونکہ احمدیوں کو گالیاں دے کر اشتعال میں لانے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس لئے احمدیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ صبر کا انتہائی نمونہ دکھاتے ہوئے اس کی بدزبانی کا کوئی جواب نہ دیں۔ ریشی نگر میں ایک احمدی کا مکان جلا دیا گیا۔ اگرچہ اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس شوپیاں نے ملزموں کو قابل چالان قرار دیا۔ لیکن افسران بالا نے ناجائز اثر و رسوخ کے باعث ٹال مٹول سے کام لیا اور نہ صرف ملزموں کو لاپتہ قرار دے دیا بلکہ اس مقدمہ کے احمدی گواہوں کا زیر دفعہ ۱۰۷ چالان کر دیا۔ ان حالات سے غیر احمدیوں نے دلیر ہو کر قتل تک کی دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں۔

مواضعات سکور۔ نزرت۔ کنہ پورہ کے احمدیوں کے خلاف نہایت غلط پروپیگنڈا کر کے اشتعال پیدا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ویڈیں خواجہ عبدالکریم صاحب کی دکان پر پکٹنگ کر کے سخت بائیکاٹ کیا گیا۔ لیکن اس مخالفت کا یہ فائدہ ہوا کہ عام طور پر غیر احمدی تحقیق حق کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

چودھری عبدالواحد صاحب نے گزشتہ ہفتہ تحصیل کولگام کی تمام جماعتوں کا دورہ کیا۔ ہر جگہ جماعت کو صبر و تحمل اور اپنی اصلاح کی تلقین کی۔ کاپرن میں بہت سے لوگوں کو تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔

کاپرن میں تین چار ماہ سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ امید ہے کہ اس علاقہ میں خدا کے فضل سے اور لوگ بھی سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ تحصیل کولگام کے موجودہ حالات میں کم از کم تین مبلغ مقرر کئے جائیں جو مسلسل دورے کرتے رہیں۔

تحصیل کولگام کی جماعتوں میں مجالس خدام الاحمدیہ ہر جگہ قائم ہو چکی ہیں۔ ہر جگہ کے خدام کم و بیش اپنے ہاتھ سے رفاہ عام کا کام کرتے ہیں۔ امیر صاحب نے خود ملاحظہ فرمایا کہ اس تحصیل میں آسنور کے خدام کا کام اول نمبر پر ہے۔ انہوں نے اپنے گاؤں کی گلیاں اور راستے درست کرنے کے علاوہ نصف میل تک ایک پبلک سڑک کو بھی درست کیا۔ سردی کے موسم میں ایک غیر احمدی گوجر جس کو بدقسمتی کے باعث اس کے غیر احمدی بھائی دفنانے کے لئے جانے سے ہچکچاتے تھے۔ آسنور کے خدام نے برف میں قبر کھودی اور تجہیز و تکفین کا انتظام کیا۔ اسی طرح جاگیردار گوریل سردیوں میں فوت ہو گیا۔ وہاں ہندوؤں کے صرف دو گھر ہیں۔ آسنور کے خدام نے لکڑی کاٹ کر کئی گز برف میں اس کے جلانے کے انتظام میں مدد دی۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ کشمیر کے مظلوم احمدیوں کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ جو مخالفوں کے مظالم کے باوجود ان کی خیر خواہی میں مصروف رہتے ہیں۔

خاکسار — عبدالغفار پراونشل سکرٹری جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

تقرر عہدہ داران انصار اللہ

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ کلکتہ ملٹ ولنگٹن سکوائر کیلئے مندرجہ ذیل عہدہ داران کا تقرر منظور کیا جاتا ہے۔ احباب جماعت ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی کے لئے ان کے ساتھ تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(۱) زعیم انصار اللہ — میاں دوست محمد صاحب
(۲) منتظم عمومی انصار اللہ — میاں دولت خان صاحب خادم
(۳) ر تبلیغ — منشی شمس الدین صاحب
(۴) ر تعلیم و تربیت — منشی عبدالباسط صاحب
(۵) ر مال — میاں محمد یعقوب صاحب

وصیت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۳۸۹۰ منکہ محفوظ الرحمٰن ولد چوہدری عنایت اللہ خان صاحب قوم جٹ ہنسدل پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور۔ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴-۴-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری ماہوار تنخواہ مع الاؤنس -/۱۴۷ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ چونکہ میں ماہماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ ابھی تک میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں کہ اپنی مندرجہ بالا تنخواہ کے علاوہ بھی جو جائیداد میری ملکیت ثابت ہو زندگی میں یا میرے مرنے کے بعد اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وارث صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد کا حصہ موعودہ ادا نہ کرسکا۔ تو میرے ورثاء ادائیگی کے پابند ہونگے

العبد:۔ محفوظ الرحمٰن سٹیٹیکل سیکشن۔ ڈی۔ جی۔ سپلائی نئی دہلی

گواہ شد:۔ افتخار احمد بہلول پور۔

گواہ شد:۔ سردار خان کلرک سٹیٹیکل سیکشن ڈی۔ جی۔ سپلائی نئی دہلی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۱۴ مئی۔ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ گورنر پنجاب نے سر محمد جمال خان صاحب لغاری اور میجر نواب عاشق حسین خان کو وزیر مقرر کر دیا ہے۔ گویا اب پنجاب کے وزراء کی تعداد سات ہوگی۔ آج دونئے وزراء نے حلف وفاداری لیا۔

لاہور ۱۴ مئی۔ دو نئے وزراء کے تقرر پر کئی قسم کی خیال آرائیاں ہو رہی ہیں کہا جاتا ہے کہ کچھ عرصہ بعد میاں عبدالحی وزارت سے الگ ہو جائیں گے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ شاید ایک اور ہندو اور ایک سکھ وزیر بھی مقرر ہو جائے۔

چنگ ننگ ۱۴ مئی۔ جاپانی فوجوں نے لونگھائی ریلوے کو کاٹ کر اس علاقہ میں پسپا ہونے والی چینی فوج کا رستہ روک لیا ہے۔ اب جاپانی فوج چار اطراف سے کو بانگ پر بڑھ رہی ہے۔ جو چھ بار چین کا صدر مقام رہ چکا ہے۔

کراچی ۱۴ مئی۔ مقامی جیل کی لائبریری سے ستیارتھ پرکاش کو خارج کر دیا گیا ہے۔

بمبئی ۱۴ مئی۔ گاندھی جی نے راشن کارڈ کا فارم پُر کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس لئے ان کا نام راشننگ لسٹ سے کاٹ دیا گیا ہے۔ ان کو اب اپنا کوئی راشن نہیں ملیگا۔ فارم پُر کرانے والوں کو گاندھی جی نے کہا تھا کہ میں اناج کھاتا ہی نہیں۔

لاہور ۱۴ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل میں شریک ہو کر بات چیت کرنے کی جو تحریک نوابزادہ لیاقت علی خانصاحب نے میجر خضر حیات خان کو کی تھی۔ اس کے جواب میں میجر صاحب نے لکھا ہے۔ کہ میں دہلی نہیں آسکتا۔ آپ پہلے سکندر جناح پیکٹ کی وضاحت کریں۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ اٹلی میں لڑنے والی پانچویں امریکن فوج کا جرنیل مارک کلارک حال میں امریکہ آیا تھا۔ اور مسٹر روزویلٹ سے ایک کانفرنس کی۔

لائلپور ۱۴ مئی۔ گندم -/۱۲/۸ تا -/-/۹ نخود -/۱/۸ مسور -/۵/۹ گھی -/-/۱۱۹ گڑ -/۸/۸ تا -/۱۲/۹ شکر -/۸/۱۱ تا -/۸/۱۲ توریہ -/۸/۱۳

امرتسر ۱۴ مئی۔ سونا -/-/۷۸ چاندی -/-/۱۳۸ پونڈ -/۲/۵۱

کلکتہ ۱۴ مئی۔ بنگال اسمبلی میں ایک غیر سرکاری بل جہیز کی رسم کے خلاف پیش ہے۔ جسے رائے عامہ معلوم کرنے کیلئے مشتہر کر دیا گیا ہے۔ اسکے رو سے کوئی ہندو شادی پر جہیز لے یا دے نہ سکیگا۔

دہلی ۱۴ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کا اجلاس نواب محمد اسماعیل خان صاحب کی صدارت میں یہاں شروع ہو گیا۔ جس میں وزیر اعظم پنجاب کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

نیویارک ۱۴ مئی۔ کل اٹلی میں جرمن فوج نے بڑے زور کا جوابی حملہ کیا۔ اور بڑی سخت گولہ باری کی۔ مگر انہیں کوئی خاص کامیابی نہیں ہوئی۔ جرمن شعلے برسانے والے آلات کا استعمال کر رہے ہیں۔

دہلی ۱۴ مئی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس عمل کے ارکان یہاں سے لاہور جائینگے اور فیصلہ کرینگے۔ کہ موجودہ حالات سے عہدہ برآ ہونے کی صورت کیا ہے۔

سرینگر ۱۴ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ریاست جموں وکشمیر سے ابتک ۵۱ ہزار اشخاص انگریزی فوج میں بھرتی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ جرمنوں نے یوگوسلاویہ میں مارشل ٹیٹو کی فوجوں پر بڑے زور کا حملہ شروع کر دیا ہے۔ اور مارشل موصوف کے قبضہ سے ایک بندرگاہ چھین لی ہے۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ امریکہ کے دفتر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکن آبدوزوں نے بحرالکاہل میں مزید ۱۴ جاپانی جہاز ڈبو دیئے۔ ان میں ایک تباہ کن اور ایک ٹینکر تھا۔

کراچی ۱۴ مئی۔ این۔ ڈبلیو۔ آر کے انگریز اسسٹنٹ میکنیکل انجینئر نے خودکشی کر لی ہے۔

انقرہ ۱۴ مئی۔ ترکی کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ استنبول میں ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے خندقیں بنائی گئی ہیں۔ تا اگر کسی روز ترکی کو جنگ میں شریک ہونا پڑے۔ تو ملک اس کے لئے تیار ہو۔

کالی کٹ ۱۴ مئی۔ یہاں سے ۶ میل کے فاصلہ پر ایک شارک مچھلی جال کے ذریعہ پکڑی گئی ہے۔ جو ۱۶ ¾ فٹ لمبی ہے اس کا وزن ۱۵۰۰ پونڈ اور دانت ۳ ¼ فٹ لمبے ہیں۔ صرف جگر اس کا ۲۳۹ پونڈ تھا۔

سٹاک ہالم ۱۴ مئی۔ سویڈن کی حکومت نے اس بات کی تردید کر دی ہے۔ کہ سویڈن جرمنی کو بال بیرنگ سپلائی کر رہا ہے

نیویارک ۱۴ مئی۔ امریکہ کے ایوان تجارت کے صدر روس جا رہے ہیں۔ جہاں وہ دیکھینگے۔ کہ روس اور امریکہ کے درمیان پرائیویٹ تجارتی رستے قائم کرنے کے امکانات کس حد تک ہیں۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ برٹش گورنمنٹ نے حکومت امریکہ کو دعوت دی تھی۔ کہ ایک امریکن وفد برطانیہ بھیجا جائے۔ مگر یہ دعوت منظور نہیں کی گئی۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ ایک فرانسیسی بحری مشن آجکل امریکہ گیا ہوا ہے۔ اس کے لیڈر نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اتحادی حملہ کے وقت فرانسیسی بیڑا اپنا حصہ ادا کرنے کے لئے بالکل تیار ہے۔ اور اس کے بعد وہ جاپانیوں کے خلاف لڑائی میں بھی پورا پورا حصہ لیگا۔

واشنگٹن ۱۴ مئی۔ مسٹر روزویلٹ نے امریکن فوج کیلئے ۱۵ ارب ۷۵ کروڑ ڈالر کی ضمنی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ اس غرض کے لئے اس سال میں قبل ازیں ۳۳ ارب ۶۰ کروڑ ڈالر حاصل کئے جا چکے ہیں۔

لنڈن ۱۴ مئی۔ انگلستان کے وزیر خزانہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر ٹیکسوں اور قرضہ سے گذارہ نہ چل سکا۔ تو حکومت برطانیہ ایسی کاغذی کرنسی جاری کریگی جس کی پشت پر کچھ نہیں ہوگا۔

لاہور ۱۴ مئی۔ پنجاب ہائی کورٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مشترکہ ہندو خاندان میں خاندان کا کرتا دھرتا ہی تمام خاندان کا نمائندہ سمجھا جائیگا۔

لاہور ۱۴ مئی۔ امپرومنٹ ٹرسٹ اس تجویز پر غور کر رہا ہے۔ کہ مال روڈ کا نقشہ تبدیل کر دیا جائے۔ درمیان میں درختوں کی قطاریں ہوں۔ نیز گاڑیوں وغیرہ کے لئے الگ رستے ہوں۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ اٹلی میں پانچویں اور آٹھویں فوجیں گسٹاؤ لائن کے بیرونی مورچوں میں برابر آگے بڑھ رہی ہیں۔ امریکن فوج نے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیسنو کے علاقہ میں فرانسیسی دستوں نے کچھ اور ٹیلوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ آٹھویں فوج نے اپنے مورچہ کو کچھ اور چوڑا کر لیا ہے۔ ہندوستانی سپاہیوں نے ایک جرمن دمدمہ کو برباد کر کے بہت سے جرمن سپاہی پکڑ لئے۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ ملک معظم نے ہوم فلیٹ کا معائنہ ختم کیا ہے۔ اس معائنہ میں آپ نے جہازوں کے کپتانوں سے بات چیت فرمائی۔ اور ان کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ آپ اس طیارہ بردار جہاز پر سمندر میں گئے۔ جس نے جرمن جہاز ٹرپٹس پر حملہ کیا تھا۔

دہلی ۱۵ مئی۔ آسام برما کے محاذ پر دشمن کو زبردست نقصان پہنچا ہے۔ ایک ہی ہفتہ میں جو ۴ مئی کو ختم ہوا۔ ۱۳۵۲ جاپانی مارے گئے۔ دشمن ناگا کے جنوب مغرب میں جم کر مقابلہ کرنا چاہتا ہے۔ اسکے سوا اس کی سب چوکیوں کو الگ تھلگ کیا جا چکا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب دشمن ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوگا۔

ٹوکیو ۱۵ مئی۔ جاپان کے وزیر اعظم جنرل ٹوجو نے ایک براڈ کاسٹ میں کہا۔ کہ اتحادی اب بحرالکاہل میں بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اور جنگ اب ایسے دور میں سے گزر رہی ہے۔ کہ بہت سی اہم لڑائیاں ہونگی۔ اتحادی ہمیں شکست دینے کیلئے پورا پورا زور لگا دینگے۔ مگر ہم نے بھی آخر دم تک لڑنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ جرمنی بھی اب اسوقت کا منتظر ہے۔ جب اسے برطانیہ اور امریکہ سے دو دو ہاتھ کرنے کا موقع ملیگا۔

لنڈن ۱۵ مئی۔ روس کے تمام محاذوں پر میدانی لڑائیاں ٹھنڈی پڑی ہیں۔ البتہ روسی طیاروں کی سرگرمیاں بڑھ رہی ہیں۔